احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 26 جولائی 2013ء

FR-10

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 26 جولائی 2013ء 16 رمضان 1434 ہجری 26 وفا 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 170

روزہ دار کے لئے دعائیں

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے ایسے فرشتے مقرر کر دیئے ہیں جو روزہ دار کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

(بحار الانوار جلد96صفحہ 253کتاب الصوم از محمد باقر مجلسی دارالاحیاء التراث العربی لبنان۔ طبع ثالث 1983ء)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی بیان فرماتے ہیں:

رمضان شریف کی 29 کو سب (بیت) مبارک میں احباب جمع ہوئے شام کا وقت تھا اور چاند دیکھنے لگے حضرت اقدس تشریف لے آئے اور بیٹھ گئے اور میں آپ کی پنڈلیاں دبانے لگا اور لوگ چاند دیکھنے میں مشغول ہو گئے۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت 29 کے چاند کی بڑی خوشی ہوتی ہے گویا زندوں اور مردوں میں ایک جنگ ہوتا ہے۔ مردے تو یوں خوشی مناتے ہیں کہ تیس کا چاند ہو کئی ہزار مردے جہنم سے آزاد ہو کر بہشت میں جائیں گے اور ہر روز رمضان میں ستر ہزار دوزخی بخشے جاتے ہیں اور زندہ کہتے ہیں کہ ایک روزہ معاف ہوا۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہمیں تو تیس کے چاند کی خوشی ہوتی ہے کہ ایک دن رحمت و برکات اور خدا تعالیٰ کے قرب و تعلقات کا بڑھ گیا۔ یہ نفاق ہے جو رحمت و برکات سے رکے چونکہ دلوں میں لوگوں کے نور و ایمان نہیں صرف ایک رسم رہ گئی ہے...... اور مومن کے لئے تو اس سے زیادہ خوشی کا دن نہیں ہے اگر...... میں روزے نہ ہوتے تو...... بھی ایک کچا اور ناقص مذہب ہوتا۔ یا مردہ مذہب ہوتا۔ روزوں میں دعاؤں کی قبولیت اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اس کا قرب ہوتا ہے اور آیت واذا سئلك عبادی ...... روزوں کے ذکر میں آئی ہے دعاؤں کی قبولیت کا خاص تعلق روزہ سے ہے اور آیت شهر رمضان الذی ...... بھی اس بات پر نص صریح ثابت کرتی ہے کہ مکالمات و مخاطبات الٰہیہ کا شرف روزوں سے ہوتا ہے اور تقویٰ اور معرفت الٰہی روزوں میں ہی ہے۔ بڑے بیوقوف ہیں وہ لوگ جو 29 کو چاند کا انتظار کرتے ہیں ان کی نیت اچھی نہیں ہے اور نیت سے ہی سارا دار و مدار اعمال کا ہے۔ ہم کبھی بیماری اور تکلیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں گو شرعی اجازت قرآن شریف میں آ گئی ہے لیکن پھر بھی روزہ افطار کرتے ہوئے دل میں کراہت۔ اور جی نہیں چاہتا کہ روزہ توڑیں اور کھاویں پیویں اور جو حکم الٰہی کے مطابق کبھی روزہ بیماری سفر تکالیف میں افطار کرنا پڑتا ہے تو کھانے پینے کو اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ گویا ایک قسم کا وہ بھی روزہ ہی ہوتا ہے۔

حضرت اقدس جب اول رات رمضان کا چاند دیکھتے تھے تو بعد نماز مغرب فوراً مکان میں چلے جاتے تھے اور بعد نماز حسب معمول نہیں بیٹھا کرتے تھے۔ سحری بالکل آخر وقت کھاتے تھے۔ ایسے وقت سحری کھا کر کلی کر کے جتنا کہ دو رکعت نفل میں دیر لگتی ہے اور پھر نماز کا وقت ہو جاوے آپ نے بار بار فرمایا کہ سحری بہت سویرے نہیں کھانا چاہئے۔ صرف اس قدر کہ دن میں روزے سے کچھ طاقت بنی رہے اور خشکی نہ ہو۔ اور کئی بار فرمایا کہ ہمیں کوئی شخص سحری کا وقت صحیح بتلائے کہ کتنے بجکر اور کتنے منٹ پر سحری کا وقت ہوتا ہے۔ فرمایا کرتے تھے کہ روزہ دراصل ایک چلہ ہے جو روحانی حالت کو درست کرتا ہے اور دل کو صیقل دیتا ہے اس میں عبادت کا بہت اہتمام چاہئے۔

(الحکم 14 مئی 1919ء صفحہ 14)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

ضرورت اساتذہ

(نصرت جہاں اکیڈمی بوائز ہائی سکول ربوہ)

نصرت جہاں اکیڈمی بوائز ہائی سکول میں انگریزی، ریاضی اور فزکس پڑھانے کے لئے ایم۔اے، ایم ایس سی یا بی۔اے، بی ایس سی مرد اساتذہ کی ضرورت ہے۔ تدریس کا شوق رکھنے والے حضرات صدر صاحب محلّہ/ صدر جماعت سے مصدقہ درخواست بنام چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن خاکسار کو جلد از جلد ارسال کر دیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی بوائز ہائی سکول ربوہ)

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

☆ مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب
ماہر امراض معدہ و جگر

☆ مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب
آرتھوپیڈک سرجن

☆ مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ
گائنا کالوجسٹ

تینوں ڈاکٹر صاحبان مورخہ 28 جولائی 2013ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ ضرورت منداحباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحبان کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروا لیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مرسلہ :نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ

حضور انور کا جلسہ جرمنی 2013ء میں لجنہ سے خطاب

بطرز سوال و جواب

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

س: حضور انور نے یہ خطاب کب اور کہاں ارشاد فرمایا؟

ج: 29 جون 2013ء جرمنی کے شہر کالسروئے میں فرمایا۔

س: حضور انور نے خطاب کے آغاز میں کن آیات کی تلاوت فرمائی؟

ج: سورۃ الحدید آیات نمبر 21 تا 22

س: ان آیات کے حوالے سے کیا مضمون بیان کیا گیا ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ! جان لو دنیا کی زندگی محض کھیل کود اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کا ایسا ذریعہ ہے جو اعلیٰ مقصد سے غافل کر دے اور سج دھج اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا ہے اور اموال اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنا ہے یہ زندگی اس بارش کی مثال کی طرح ہے جس کی روئیدگی کفار کے دلوں کو لبھاتی ہے پس وہ تیزی سے بڑھتی ہے پھر تو اسے زرد ہوتا ہوا دیکھتا ہے پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب مقدر ہے نیز اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضوان بھی جبکہ دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا ایک عارضی سامان ہے اپنے رب کی مغفرت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھو اور اس جنت کی طرف بھی جس کی وسعت آسمان اور زمین کی وسعت کی طرح ہے جو ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں یہ اللہ کا فضل ہے وہ اس کو جسے چاہے دیتا ہے اور اللہ عظیم فضل والا ہے۔

س: وہ کونسی باتیں ہیں جو ایک مومن کو خدا تعالیٰ کا قرب دلاسکتی ہیں اور دنیا دار کو خدا تعالیٰ سے دور لے جاتی ہیں؟

ج: حضور انور نے فرمایا! دنیا کی زندگی محض کھیل کود اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کا ایسا ذریعہ ہے جو اعلیٰ مقصد سے غافل کر دے۔ سج دھج۔ اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا۔ اموال اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنا۔ ان باتوں کو اپنانے سے بچ کر انسان خدا تعالیٰ کی رضا اور مغفرت حاصل کرنے والا بن سکتا ہے یعنی یا دوسرے لفظوں میں کہہ لیں کہ یہی باتیں دنیا دار کو خدا تعالیٰ سے دور لے جاتی ہیں اور یہی باتیں ایک مومن کو خدا تعالیٰ کا قرب بھی دلاسکتی ہیں۔

س: سورۃ جمعہ کے آخر میں کس بات کی نصیحت کی گئی ہے؟

ج: فرمایا! سورۃ جمعہ میں بھی جس میں مسیح موعود کی آمد کا ذکر ہے اس کے آخر میں ایمان لانے والوں کو یہی توجہ دلائی گئی ہے کہ تم بھی دنیا داری کی طرف جاتے ہوئے اپنے فرائض کو بھول رہے ہو اور اپنی عبادتوں کو چھوڑ رہے ہو حالانکہ اس کھیل کود اور دنیا داری سے بڑھ کر فائدے اور رزق اللہ تعالیٰ کے ہاں موجود ہیں جن کو تم حاصل کر سکتے ہو۔

س: حضور انور نے لعب اور لہو کے مضمون کو کس طرح بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! لعب کھیل کود کرنے والے کو بھی کہتے ہیں اور ہنسی ٹھٹھا کرنے والے کو بھی کہتے ہیں اور لہو بھی تقریباً یہی معنی دیتا ہے، لیکن زیادہ عموم ہے اس کے معنوں میں، زیادہ وسیع معنی ہو جاتے ہیں۔ بعض کھیل کود تو فائدہ مند بھی ہوتے ہیں اگر حد اعتدال کے اندر رہ کر کھیلے جائیں اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والے نہ ہوں ہر وقت صرف کھیل کود کی طرف ہی دھیان نہ ہو۔ لیکن یہ ایسا کھیل کود ہے جس کا کوئی فائدہ نہیں بالکل ہی لغو اور بے ہودہ کام ہے جو انسان کو بامقصد زندگی سے دور کر دیتے ہیں اور پھر اتنا دور انسان چلا جاتا ہے کہ اس پر دوام اختیار کر کے ...... مستقل اسی پر چلتے ہوئے اپنے مقصد حیات کو بھول جاتا ہے خدا تعالیٰ کی طرف واپسی کے سارے راستے بند کر لیتا ہے انسان خود اپنے آپ پر۔ آج آپ دیکھ لیں دنیا کی گناہ آلود زندگی اس لہو ولعب کا نتیجہ ہے اور سب واپسی کے راستے بھی بند ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے بند نہیں کئے خود لوگوں نے اپنے اوپر بند کر لئے ہیں مثلاً جؤا ہے تو اس کے کھیلنے کے لئے بھی نئے سے نئے طریقے ایجاد ہوئے ہوئے ہیں ہر جگہ، ہر سروس اسٹیشن پر، مارکیٹوں میں، جوئے کی مشینیں لگی ہوئی نظر آتی ہیں اور تو اور بعض کھیلیں کھیل کھیل میں بچوں کو بھی جؤا سکھا رہی ہوتی ہیں۔ پھر ہر قسم کی کھیل ہے جو جسمانی صحت کے لئے ضروری ہے لیکن اس پر بھی شرطیں لگ رہی ہوتی ہیں ہزاروں لاکھوں لوگ اس میں رقمیں ہار رہے ہوتے ہیں اور رقمیں ہار کر دیوالیہ ہو رہے ہوتے ہیں یہ پتہ ہوتا ہے کہ سب کچھ لٹ رہا ہے لیکن ایسی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں دنیاداری میں ایسے ڈوب جاتے ہیں کہ کوئی ہوش ہی نہیں ہوتی کہ سب کچھ ختم ہو رہا ہے...... اس قسم کی تمام چیزیں جو دنیاوی ہاؤ ہو اور چمک دمک کی طرف لے جاتی ہیں لہو ولعب ہیں اور یہ باتیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک بے مقصد اور زندگی کے انعام کا ضیاع ہے۔

س: زینت اختیار کرنے کے مضمون کو بیان کریں؟

ج: فرمایا! زینت کا اظہار یعنی ظاہری سج دھج اس میں لباس کی سج دھج بھی ہے میک اپ کی زینت بھی ہے۔ گھروں کی خوبصورتی اور انہیں سجانا بھی ہے۔ غرض کہ ہر قسم کی ظاہری خوبصورتی ہے اور زینت کا اظہار خاص طور پر عورتوں میں بہت ہوتا ہے۔ بعض میک اپ سے زینت کر رہی ہوتی ہیں تو بعض زیوروں سے اپنے آپ کو لاد کر زینت کر رہی ہوتی ہیں۔ بعض مہنگے قسم کے لباس پہن کر زینت کے سامان کر رہی ہوتی ہیں بعض فیشن ایبل کپڑے پہن کر جس سے ان کے جسم نمایاں ہوں زینت کر رہی ہوتی ہیں اور پھر آج کل اس زینت نے زینت کے نام پر بے حیائی کی شکل اختیار کر لی ہے۔ شرم وحیا کی تمام حدوں کو پامال کر دیا گیا ہے ...... یہ زینت اب بے حیائی بن چکی ہے یعنی زینت کے نام پر بے حیائی کی اشتہار بازی ہے۔

س: ایک مومن کو کن چیزوں کی تلاش کرنی چاہئے؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضوان کی تلاش کرنی چاہئے۔

س: حضور انور نے کشائش رکھنے والی احمدی عورتوں کی کیا راہنمائی فرمائی؟

ج: حضور انور نے فرمایا! اگر کشائش ہے تو جہاں اپنے لئے زیور کے سیٹ جمع کئے ہیں وہاں ایک چھوٹا سا زیور ایک غریب دلہن کی زینت کے لئے بھی بنا کر دے دیں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کے سامان کرنے والا بناتا ہے۔

س: لباس کے مضمون کو بیان کریں؟

ج: ایک مومنہ عورت کو اللہ تعالیٰ نے عموماً زینت کی حفاظت اور اسے چھپانے کو کہا ہے۔ سوائے اس کے کہ جو زینت خود بخود ظاہر ہو جائے۔

س: حضور انور نے انجام بخیر کے حوالے سے کیا فرمایا؟

ج: خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انجام بخیر کے لئے میری ہدایات پر چلو میری باتوں پر عمل کرو۔

س: خطبہ میں حضور انور نے فخر کے مضمون کو کیسے بیان فرمایا؟

ج: حضور انور نے فرمایا! اللہ تعالیٰ نے باہم ایک دوسرے پر فخر چاہے وہ دماغی صلاحیتوں اور تعلیموں قابلیتوں پر ہو، چاہے اپنی خوبصورتی اور زینتوں کی وجہ سے ہو، چاہے وہ اولاد اور مال کے ذریعے سے ہو، چاہے جسمانی طاقت کے لحاظ سے ہو، ہر ایک فخر کو ناپسند فرمایا ہے اور ایسے فخر پر برے انجام سے ڈرایا ہے لیکن جب خدا تعالیٰ کی خاطر فخر ہو تو یہ فخر جنت کے دروازے کھول دیتا ہے۔

س: پردہ کے معیار میں کمی کی وجوہات کو بیان کریں؟

ج: حضور انور نے فرمایا! تمہاری زینت کے اظہار کی وجہ سے وقتی طور پر تو شاید جو دنیا دار عورتیں ہوتی ہیں ان کو سوسائٹی میں یعنی ایسی سوسائٹی میں جو دنیا داروں کی سوسائٹی ہے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جائے لیکن انجام ...... ایسے لوگوں کا اللہ تعالیٰ بتاتا ہے جو دنیا دار ہوتے ہیں کہ بھوسہ کی طرح ہوتا ہے جو ضائع ہو جاتا ہے بلکہ اگلی نسلیں بھی ضائع ہونے کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔

س: اموال کے حصول کی خواہش کن صورتوں میں نیکی شمار ہو سکتی ہے؟

ج: فرمایا! مال میں آگے بڑھنے کی دوڑ اللہ کو ناپسند ہے اور دنیا کے دھوکوں میں سے ایک دھوکا ہے ایک عارضی بڑائی کا اظہار ہے اور انجام کار اللہ تعالیٰ کی سزا کا مورد بنا دیتا ہے۔

س: حضور انور نے احمدی عورتوں اور مردوں کی کن قربانیوں کو بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی احمدی عورتیں ہیں جو اپنے ہزاروں لاکھوں کے زیور دے جاتی ہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ایسے مرد بھی ہیں جو لاکھوں یورو اور لاکھوں ڈالر خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیتے ہیں۔

س: اولاد کی دعا کرتے ہوئے کس طرح کی خواہش رکھنی چاہئے؟

ج: اولاد ایک نعمت ہے لیکن جب اولاد خدا کے مقابلے پر اور دین کے مقابلے پر کھڑی ہو جائے تو یہ اولاد نعمت کی بجائے تکلیف کا باعث بن جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بن جاتی ہے اس لئے نیک صالح اولاد کی ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہئے۔

س: مستورات سے خطاب کرتے ہوئے حضور انور نے احمدی عورتوں اور بچیوں کو کیا نصائح فرمائیں؟

ج: حضور انور نے فرمایا! پس اے احمدی عورتو! اپنے جائزے لیں اور دیکھیں کہ کس حد تک آپ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچتے ہوئے اپنی زندگی گزار رہی ہیں کس حد تک اپنے آپ کو اس کی مغفرت اور رضوان کی چادر میں لپیٹ رہی ہیں۔ کس حد تک اپنے آپ کو دنیا داری کے دھوکے سے بچا رہی ہیں کس حد تک اپنے عہدوں کو نبھا رہی ہیں۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم محمود احمد انیس صاحب

پسند آتی ہے اس کو خاکساری

ہمارا پیارا دین عاجزی اور انکساری کا درس دیتا ہے اور ہر قسم کے تکبر اور تفاخر سے باز رہنے کی تعلیم ہمیں سکھاتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر (اور) شیخی بگھارنے والا ہو۔ (النساء:37)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے کے سودے نہ بگاڑو۔ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور بے رُخی نہ کرو۔ تم میں سے کوئی دوسرے پر سودا نہ کرے۔ اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے ۔ وہ اس پر نہ ظلم کرتا ہے ۔ نہ تحقیر کرتا ہے۔ نہ رسوا کرتا ہے۔ تقویٰ یہاں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے سینے کی طرف تین دفعہ اشارہ کر کے فرمایا تقویٰ یہاں ہے۔ ایک انسان کے لئے یہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔ ہر مسلمان کی تین چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں: اس کا خون، اس کا مال اور اس کی آبرو۔

(مسلم کتاب البر والصلہ۔ باب تحریم ظلم المسلم و خذلہ)

حضرت مسیح موعود نے بھی اس بنیادی اخلاق تعلیم کی بڑی اہمیت بیان فرمائی ہے اور اسے دس شرائط بیعت میں شامل فرمایا۔ چنانچہ ساتویں شرطِ بیعت میں بیعت کنندہ سے اقرار لیا کہ:

”یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔“

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔ کہ ہم نے بیعت کرتے ہوئے شرط تسلیم کر لی کہ تکبر نہیں کریں گے، نخوت نہیں کریں گے، اس کو بکلی چھوڑ دیں گے۔ یہ اتنا آسان کام نہیں ہے۔ اس کی مختلف قسمیں ہیں، مختلف ذریعوں سے انسانی زندگی پر شیطان حملہ کرتا رہتا ہے۔ بہت خوف کا مقام ہے اصل میں تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہو تو اس سے بچا جا سکتا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے بھی اس ساتویں شرط میں ایک راستہ دکھایا۔ فرمایا جب تم تکبر کی عادت کو چھوڑو گے تو جو خلا پیدا ہوگا اس کو اگر عاجزی اور فروتنی سے پُر نہ کیا تو تکبر پھر حملہ کرے گا۔ اس لئے عاجزی کو اپناؤ کیونکہ یہی راہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔“

(شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں۔ صفحہ 122)

اسی طرح جلسہ سالانہ ہالینڈ 2012ء کے موقعہ پر مستورات سے خطاب کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”ایمان میں کامل ہونے کے لئے عاجزی ہونا بہت ضروری ہے ۔ حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا کہ ”تیری عاجزانہ راہیں اُسے پسند آئیں۔“

(تذکرہ صفحہ 595 ایڈیشن چہارم 2004۔ مطبوعہ ربوہ)

پس اگر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے تو عاجزی کی راہ اختیار کرنی ہوگی۔“

(روزنامہ الفضل 21 مارچ 2013 صفحہ 5)

❋❋❋❋

حضرت مسیح موعود کی زندگی کے بے شمار واقعات ہیں جو اس مضمون پر روشنی ڈالتے ہیں۔

1868ء یا 1869ء کا واقعہ ہے کہ

پنجاب میں اہلحدیث فرقہ کی شدید مخالفت تھی جس مسجد کے مولوی کو پتہ لگتا تھا کہ اس میں کسی اہلحدیث (بقول ان کے کسی وہابی) نے نماز پڑھی ہے بعض اوقات اس کا فرش تک اُکھڑوا دیتا تھا۔ ان ایام میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی، مولوی سید نذیر حسین صاحب دہلوی سے نئے نئے تحصیل علم کر کے واپس بٹالہ آئے تھے۔ عوام مسلمانوں میں ان کے خلاف شدید جذبات پائے جاتے تھے حضرت اقدس جو کسی کام کے سلسلہ میں بٹالہ تشریف لے گئے تو ایک شخص اصرار کے ساتھ آپ کو تبادلہ خیالات کے لئے مولوی محمد حسین صاحب کے مکان پر لے گیا۔ وہاں ان کے والد صاحب بھی موجود تھے اور سامعین کا ایک ہجوم مباحثہ سننے کے لئے بیتاب تھا۔ آپ مولوی صاحب موصوف کے سامنے بیٹھ گئے اور مولوی صاحب سے پوچھا کہ آپ کا دعویٰ کیا ہے؟ مولوی صاحب نے کہا میرا دعویٰ یہ ہے کہ قرآن مجید سب سے مقدم ہے۔ اس کے بعد اقوالِ رسولؐ کا درجہ ہے اور میرے نزدیک کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہؐ کے مقابل کسی انسان کی بات قابلِ حجت نہیں ہے حضور نے یہ سن کر بے ساختہ فرمایا کہ آپ کا یہ اعتقاد معقول اور ناقابلِ اعتراض ہے لہٰذا میں آپ کے ساتھ بحث کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ حضور کا یہ فرمانا تھا کہ لوگوں نے دیوانہ وار یہ شور مچادیا کہ ہار گئے ہار گئے۔ جو شخص آپ کو ساتھ لے گیا تھا وہ بھی سخت طیش سے بھر گیا اور کہنے لگا کہ آپ نے ہمیں ذلیل و رسوا کیا۔ مگر آپ تھے کہ کوہِ وقار بنے ہوئے تھے اور آپ کو لوگوں کے شور و شر کی مطلقاً پروانہ تھی۔ آپ نے چونکہ یہ ترک بحث خالصۃً للہ اختیار کیا تھا۔ اس لئے رات کو اللہ تعالیٰ نے اس پر خاص اظہار خوشنودی کرتے ہوئے الہاماً فرمایا کہ: ”خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت دے گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔“

(حیاتِ طیبہ صفحہ 31-30)

رضائے باری تعالیٰ کی یہی راہ حضرت مسیح موعود نے اپنی پیاری جماعت کو بھی بتائی۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں:

”درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اُس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضبِ الٰہی ہو۔“

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 307)

❋❋❋❋

حضرت مسیح موعود کے صاحبزادے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی روایت ہے کہ

”والد صاحب نے اپنی عمر ایک مغل کے طور پر نہیں بلکہ فقیر کے طور پر گزاری۔“

(حیاتِ طیبہ صفحہ 15)

❋❋❋❋

حضرت اقدس مسیح موعود کی سیرت طیبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بہت غریب نواز اور انسانی ہمدردی کے نیک جذبہ سے سرشار تھے۔ ایک واقعہ حضور اقدس کا اپنا بیان فرمودہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

ایک دفعہ میں سیر کو جا رہا تھا۔ ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھے۔ وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستے میں ایک بڑھیا کوئی 70 یا 75 برس کی ضعیفہ ملی۔ اس نے ایک خط اُسے پڑھنے کو کہا۔ مگر اس نے اس کو جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا۔ میں اس کو لے کر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر پٹواری کو بہت شرمندہ ہونا پڑا۔ کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 305)

❋❋❋❋

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی تحریر فرماتے ہیں:

بعض دوا پوچھنے والی گنوار عورتیں زور سے دستک دیتی ہیں اور اپنی سادی اور گنواری زبان میں کہتی ہیں ”میرجا جی جرابوُا کھولوں تاں۔“ (یعنی مرزا صاحب ذرا دروازہ تو کھولو)۔ حضرت اسی طرح اٹھتے ہیں جیسے مطاع ذی شان کا حکم آیا ہے اور کشادہ پیشانی سے باتیں کرتے اور دوائیں بتاتے ہیں۔ ہمارے ملک میں وقت کی قدر پڑھی ہوئی جماعت کو بھی نہیں تو پھر گنوار تو اور بھی وقت ضائع کرنے والے ہیں۔ ایک عورت بے معنی بات چیت کرنے لگ گئی ہے اور اپنے گھر کا رونا اور ساس نند کا گلہ شروع کر دیا ہے اور گھنٹہ بھر اسی میں ضائع کر دیا ہے۔ آپ وقار اور تحمل سے بیٹھے سن رہے ہیں۔ زبان اور اشارہ سے اس کو کہتے ہیں کہ بس اب جاؤ دوا پوچھ لی۔ اب کیا کام ہے ہمارا وقت ضائع ہو رہا ہے۔ وہ خود ہی گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوتی ہے اور مکان کو اپنی ہوا سے پاک کرتی ہے۔ ایک دفعہ بہت سے گنوار عورتیں بچوں کو لے کر دکھانے آئیں۔ اتنے میں اندر سے بھی چند خدمتگار عورتیں شربت شیرہ کے لئے برتن ہاتھوں میں لئے آنکلیں اور آپ کو دینی ضرورت کے لئے بڑا اہم مضمون لکھنا تھا۔ میں بھی اتفاقاً جا نکلا۔ کیا دیکھتا ہوں حضرت کمر بستہ اور مستعد کھڑے ہیں جیسے کوئی یورپین اپنی ڈیوٹی پر چُست اور ہوشیار کھڑا ہوتا ہے اور پانچ چھ صندوق کھول رکھے ہیں اور چھوٹی چھوٹی شیشیوں اور بوتلوں میں سے کسی کو کچھ، اور کسی کو عرق دے رہے ہیں اور کوئی تین گھنٹہ تک یہی بازار لگا رہا۔ اور ہسپتال جاری رہا۔

فراغت کے بعد میں نے عرض کیا۔ حضرت یہ تو بڑی زحمت کا کام ہے اور اس طرح بہت سا قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ اللہ! اللہ! کس نشاط اور طمانیت سے مجھے جواب دیتے ہیں کہ:

یہ بھی دینی کام ہے۔ یہ مسکین لوگ ہیں یہاں کوئی ہسپتال نہیں۔ ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا کر رکھتا ہوں جو وقت پر کام آتی ہیں۔ اور فرمایا یہ ثواب کا کام ہے۔ مومن کو ان کاموں میں سست اور لاپرواہ نہیں ہونا چاہئے۔

(سیرت مسیح موعود۔ صفحہ 286 از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی)

❋❋❋❋

ایک واقعہ حضرت میاں نظام الدین صاحب کے ساتھ پیش آیا جس سے پتہ چلتا ہے کہ حضور کس قدر منکسر المزاج اور دوسروں کے جذبات کے احترام کا خیال رکھنے والے تھے۔ اس واقعہ میں انہوں نے حضور کے اعلیٰ اخلاق کا شاندار نمونہ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا اور اس کا ایمانی حظ اٹھایا۔ یہ واقعہ تاریخ احمدیت میں یوں بیان ہوا ہے کہ

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود مغرب کی نماز کے بعد بیت مبارک کی اوپر کی چھت پر چند مہمانوں کے ساتھ کھانا کھانے کے انتظار میں تشریف فرما تھے۔ اس وقت ایک احمدی دوست

میاں نظام الدین صاحب ساکن لدھیانہ جو بہت غریب آدمی تھے اور ان کے کپڑے بھی پھٹے پرانے تھے حضور سے چار پانچ آدمیوں کے فاصلہ پر بیٹھے تھے۔اتنے میں چند معزز مہمان آکر حضور کے قریب بیٹھتے گئے۔اور ان کی وجہ سے ہر دفعہ میاں نظام الدین صاحب کو پرے ہٹنا پڑا۔حتی کہ وہ ہٹتے ہٹتے جوتیوں کی جگہ پر پہنچ گئے۔اتنے میں کھانا آیا تو حضور نے جو یہ نظارہ دیکھ رہے تھے ایک سالن کا پیالہ اور کچھ روٹیاں ہاتھ میں اٹھالیں اور میاں نظام الدین صاحب سے مخاطب ہوکر فرمایا:

''آؤ میاں نظام الدین ہم اور آپ اندر بیٹھ کر کھائیں۔''

یہ فرما کر بیت کے ساتھ والی کوٹھڑی میں تشریف لے گئے۔اور حضور نے اور میاں نظام الدین نے کوٹھڑی کے اندر بیٹھ کر ایک ہی پیالہ میں کھانا کھایا۔اس وقت میاں نظام الدین پھولے نہیں سماتے تھے۔اور جو لوگ میاں نظام الدین کو عملاً پرے دھکیل کر خود حضرت مسیح موعود کے قریب بیٹھ گئے تھے وہ شرم سے کٹے جاتے تھے۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ 604)

❁❁❁❁

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی بیان فرماتے ہیں:

آپ کے مزاج میں وہ تواضع اور انکسار اور ہضم نفس ہے کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں۔زمین پر آپ بیٹھے ہوں آپ کا قلب مبارک ان باتوں کو محسوس بھی نہیں کرتا۔چار برس کا عرصہ گزرتا ہے کہ آپ کے گھر کے لوگ لدھیانہ گئے ہوئے تھے۔جون کا مہینہ تھا اور اندر مکان نیا نیا بنا تھا۔میں دوپہر کے وقت وہاں چارپائی بچھی ہوئی تھی اس پر لیٹ گیا۔حضرت ٹہل رہے تھے۔میں ایک دفعہ جاگا تو آپ فرش پر میری چارپائی کے نیچے لیٹے ہوئے تھے۔میں ادب سے گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔آپ نے بڑی محبت سے پوچھا آپ کیوں اٹھے ہیں؟ میں نے عرض کیا آپ نیچے لیٹے ہوئے ہیں۔میں اوپر کیسے سو رہوں۔مسکرا کر فرمایا میں تو آپ کا پہرا دے رہا تھا۔لڑکے شور کرتے تھے انہیں روکتا تھا کہ آپ کی نیند میں خلل نہ آوے۔

(سیرت حضرت مسیح موعود صفحہ 41۔از حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی)

❁❁❁❁

قادیان کے کنہیا لعل صراف کا یہ بیان ہے کہ ایک دفعہ خود حضرت مرزا صاحب کو بٹالہ جانا تھا۔آپ نے مجھے فرمایا کہ یکہ کرا دیا جائے۔حضور جب نہر پر پہنچے تو آپ کو یاد آیا کہ کوئی چیز گھر میں رہ گئی ہے۔یکے والے کو وہاں چھوڑا اور خود پیدل واپس تشریف لائے۔یکے والے کو پُل پر اور سواریاں مل گئیں اور وہ بٹالہ روانہ ہو گیا اور مرزا صاحب غالباً پیدل ہی بٹالہ گئے تو میں نے یکہ والے کو بلا کر پیٹا اور کہا کہ کم بخت! اگر مرزا نظام دین ہوتے تو خواہ تجھے تین دن وہاں بیٹھنا پڑتا تو بیٹھتا لیکن چونکہ یہ نیک اور درویش طبع آدمی ہے اس لئے تو ان کو چھوڑ کر چلا گیا۔جب مرزا صاحب کو اس کا علم ہوا تو آپ نے مجھے بلا کر فرمایا ''وہ میری خاطر کیسے بیٹھا رہتا اُسے مزدوری مل گئی اور چلا گیا۔'' (حیات طیبہ صفحہ 16)

❁❁❁❁

آپ کے خادم مرزا اسماعیل بیگ مرحوم کی شہادت ہے کہ جب حضرت اقدس اپنے والد بزرگوار کے ارشاد کے ماتحت بعثت سے قبل مقدمات کی پیروی کے لئے جایا کرتے تھے تو سواری کے لئے گھوڑا بھی ساتھ ہوتا تھا اور میں عموماً ہمرکاب ہوتا تھا۔لیکن جب آپ چلنے لگتے تو آپ پیدل ہی چلتے اور مجھے گھوڑے پر سوار کرادیتے۔میں بار بار انکار کرتا اور عرض کرتا حضور مجھے شرم آتی ہے آپ فرماتے کہ:

''ہم کو پیدل چلتے شرم نہیں آتی۔تم کو سوار ہوتے کیوں شرم آتی ہے۔''

جب حضرت قادیان سے چلتے تو ہمیشہ پہلے مجھے سوار کرتے۔جب نصف سے کم یا زیادہ راستہ طے ہو جاتا تو میں اتر پڑتا اور آپ سوار ہو جاتے اور اسی طرح جب عدالت سے واپس ہونے لگتے تو پہلے مجھے سوار کراتے اور بعد میں آپ سوار ہوتے۔جب آپ سوار ہوتے تو گھوڑا جس چال سے چلتا اُسی چال سے چلنے دیتے۔''

(حیات طیبہ صفحہ 16)

❁❁❁❁

ایک دفعہ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میں اپنے نفس کو دوسروں پر ذرا بھی ترجیح نہیں دیتا۔میرے نزدیک متکبر سے زیادہ کوئی بت پرست اور خبیث نہیں۔متکبر کسی خدا کی پرستش نہیں کرتا بلکہ وہ اپنی پرستش کرتا ہے۔''

(سیرت حضرت مسیح موعود صفحہ 43۔از حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی)

❁❁❁❁

مکرم مرزا دین محمد صاحب کا بیان ہے کہ میں اولاً حضرت مسیح موعود سے واقف نہ تھا یعنی ان کی خدمت میں مجھے جانے کی عادت نہ تھی۔خود حضرت صاحب گوشہ نشینی اور گمنامی کی زندگی بسر کرتے تھے۔لیکن چونکہ وہ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور شریعت کے دلدادہ تھے۔یہی شوق مجھے بھی ان کی طرف لے گیا اور میں ان کی خدمت میں رہنے لگا۔جب مقدمات کی پیروی کے لئے جاتے تو مجھے گھوڑے پر اپنے پیچھے سوار کر لیتے تھے اور بٹالہ جاکر اپنی حویلی میں باندھ دیتے۔اس حویلی میں ایک بالا خانہ تھا۔آپ اس میں قیام فرماتے۔اس مکان کی دیکھ بھال کا کام ایک جولاہے کے سپرد تھا جو ایک غریب آدمی تھا۔آپ وہاں پہنچ کر دو پیسے کی روٹی منگواتے۔یہ اپنے لئے ہوتی تھی اور اس میں سے ایک روٹی کی چوتھائی کے ریزے پانی کے ساتھ کھالیتے۔باقی روٹی اور دال وغیرہ جو ساتھ ہوتی وہ اُس جولاہے کو دے دیتے۔اور مجھے کھانا کھانے کے لئے چار آنے دیتے تھے۔آپ بہت ہی کم کھایا کرتے تھے اور کسی قسم کے چسکے کی عادت نہ تھی۔ (حیات طیبہ صفحہ 16)

❁❁❁❁

مندرجہ بالا واقعات حضرت مسیح موعود کی عاجزی اور انکساری کے مبارک اسوہ کی چند جھلکیاں ہیں۔آپ نے اپنے منثور اور منظوم کلام میں جابجا اس مضمون کی بہت اہمیت بیان فرمائی ہے اور اپنے متبعین کو اس خلق کو اپنانے اور ہر قسم کے تکبر اور خود پسندی سے باز رہنے کی تاکید فرمائی ہے۔چنانچہ حضرت اقدس فرماتے ہیں:

''اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیے ہیں۔بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر۔اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو......

اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو۔''

(کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 11)

حضرت مسیح موعود ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

''مجھے ان لوگوں سے کیا کام جو سچے دل سے دینی احکام اپنے سر پر نہیں اٹھالیتے۔اور رسول کریمؐ کے پاک جوئے کے نیچے صدق دل سے اپنی گردنیں نہیں دیتے اور راستبازی کو اختیار نہیں کرتے اور فاسقانہ عادتوں سے بیزار ہونا نہیں چاہتے اور ٹھٹھے کی مجالس کو نہیں چھوڑتے اور ناپاکی کے خیالوں کو ترک نہیں کرتے اور انسانیت اور تہذیب اور صبر اور نرمی کا جامہ نہیں پہنتے بلکہ غریبوں کو ستاتے اور عاجزوں کو دھکے دیتے اور اکڑ کر بازاروں میں چلتے اور تکبر سے کرسیوں پر بیٹھتے ہیں۔اور اپنے تئیں بڑا سمجھتے ہیں۔اور کوئی بڑا نہیں مگر وہی جو اپنے تئیں چھوٹا خیال کرے۔مبارک وہ لوگ جو اپنے تئیں سب سے زیادہ ذلیل اور چھوٹا سمجھتے ہیں اور شرم سے بات کرتے ہیں اور غریبوں اور مسکینوں کی عزت کرتے اور عاجزوں کو تعظیم سے پیش آتے اور کبھی شرارت اور تکبر کی وجہ سے ٹھٹھا نہیں کرتے اور اپنے رب کریم کو یاد رکھتے ہیں۔اور زمین پر غریبی سے چلتے ہیں۔سو میں بار بار کہتا ہوں کہ ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لئے نجات تیار کی گئی ہے۔جو شخص شرارت اور تکبر اور خود پسندی اور غرور اور دنیا پرستی اور لالچ اور بدکاری کی دوزخ سے اسی جہان میں باہر نہیں۔وہ اس جہان میں کبھی باہر نہیں ہوگا۔میں کیا کروں اور کہاں سے ایسے الفاظ لاؤں جو اس گروہ کے دلوں پر کارگر ہوں۔خدایا مجھے ایسے الفاظ عطا فرما۔اور ایسی تقریریں الہام کر جو ان دلوں پر اپنا نور ڈالیں۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 445)

❁❁❁❁

حضرت مسیح موعود کے رفقاء نے بھی جو آپ کی تعلیم اور نقش قدم پر چلنا موجب سعادت سمجھتے تھے عجز و انکسار کے خلق کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنایا۔

جیسا کہ تمام جماعت جانتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے دل میں حضرت مسیح موعود سے فدائیت وعشق اور اطاعت شعاری کا غیر معمولی جذبہ موجزن تھا۔حضرت اقدس کی تعلیم پر چلتے ہوئے آپ کے اندر بھی عجز و انکسار اور درویشی کا رنگ بہت نمایاں تھا۔مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب حجام کی روایت ہے کہ

ایک مرتبہ وہ قادیان میں حضرت میاں شریف احمد صاحب کی کوٹھی حجامت بنانے کی غرض سے گئے تو دوران انتظار صوبہ سرحد کے ایک معزز دوست غلام محمد خان صاحب بھی ملاقات کی غرض سے تشریف لے آئے لیکن کرسی کے اوپر بیٹھنے کی بجائے بڑے عاجزانہ رنگ میں زمین پر بیٹھ رہے۔جب حضرت میاں شریف احمد صاحب باہر تشریف لائے تو تیزی سے بڑھ کر ان کو اٹھایا کہ اوپر تشریف رکھیں لیکن وہ زمین پر بیٹھنے پر مصر رہے۔بالآخر حضرت میاں صاحب کے اصرار کے بعد گزارش کی کہ دراصل میرے دل پر ایک واقعہ کا بڑا اثر ہے۔اس لئے میں اپنے لئے خاکساری کو ہی پسند کرتا ہوں۔اور وہ واقعہ یہ سنایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی زندگی میں جب بھی ہم قادیان آتے تو ہمیشہ ایک بوڑھے آدمی کو بڑی عاجزی اور انکساری کے ساتھ جوتیوں میں بیٹھے ہوئے دیکھتے۔جب حضور کا وصال ہوا تو ہم بھی جلد از جلد قادیان پہنچے تا کہ اپنے محبوب کا آخری دیدار کر سکیں۔قادیان پہنچتے ہی ہمیں خبر ملی کہ بہشتی مقبرہ کے ملحقہ باغ میں جماعت کے نئے امام خلیفۃ المسیح بیعت لے رہے ہیں۔چنانچہ ہم بھی دوڑتے ہوئے وہاں حاضر ہوئے لیکن ہمارے

تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی جب دیکھا کہ وہی جوتیوں میں بیٹھنے والا بوڑھا حضرت مسیح موعود کے پہلے خلیفہ کی حیثیت سے بیعت لے رہا تھا۔میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ یہ بتاتے ہوئے ان پر سخت رقت طاری ہوگئی اور روتے روتے کہا کہ اس وقت ہم نے سوچا کہ اللہ کیا شان ہے کہ مسیح موعود کی جوتیوں میں بیٹھنے والا آج مسندِ خلافت پر رونق افروز ہے۔

(سوانح فضل عمر جلد اول صفحہ 349 تا 350)

❀❀❀❀

حضرت خلیفۃ المسیح الاول ہی کے بارہ میں مندرجہ ذیل واقعہ بھی بڑا ایمان افروز ہے جو مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے جامعہ احمدیہ قادیان کی ایک تقریب میں اپنے خطاب کے دوران بیان فرمایا۔(اس واقعہ کے الفاظ ایم ٹی اے پر نشر ہونے والی ریکارڈنگ سے ٹرانسکرائب کئے گئے ہیں)۔آپ فرماتے ہیں:

حضرت خلیفۃ المسیح اول ایک دفعہ بیت سے نماز پڑھ کر اپنے گھر کو جا رہے تھے۔تو رستے میں دارالمسیح آتا ہے۔وہاں سے،اندر سے کسی خادمہ نے آواز دی کہ کوئی آدمی ہے؟ حضرت مولانا نورالدین صاحب کے کانوں میں یہ آواز پہنچ گئی۔ آپ گئے، پوچھا کیوں بی بی! کیا بات ہے؟ وہ کہنے لگی وہ سامنے (جہاں گیرج ہے چھوٹا، وہاں پر اونچی زمین، ایک تھڑا ہوا کرتا تھا پہلے، وہاں پر پنجابی میں جو پاتھیاں کہتے ہیں) پاتھیوں کی گٹھڑیاں پڑی ہوئی تھیں اور وہ باہر سے اندر رکھنی تھیں۔تو حضرت خلیفۃ المسیح اول نے اپنی پگڑی اتاری اور اس گٹھڑی کو اٹھایا اور دارالمسیح کی طرف چلنے لگے۔اتنی دیر میں آپ کے درس میں شامل ہونے والے پیچھے سے اور افراد آگئے۔انہوں نے اس کیفیت کو دیکھا۔آگے بڑھنے کی کوشش کی لیکن آپ نے خود وہ گٹھڑی حضور کے گھر پہنچائی۔کسی نے پوچھا کہ یہ خدمت ہمارے سپرد ہوتی، آپ اتنے بزرگ ہیں۔آپ کو یہ تکلیف نہیں اٹھانی چاہئے تھی۔تو آپ نے یہی جواب دیا کہ حضور کے گھر سے آواز آئی تھی کوئی آدمی ہے؟ تو میں بھی تو آدمی ہوں اور اس آدمی کے ناطے میں خدمت کے لئے آگے بڑھا اور یہ خدمت بجالائی۔

(یہ پروگرام ایم ٹی اے پر 3 اکتوبر 2005ء کو GMT 11:15 نشر ہوا۔)

❀❀❀❀

حضرت مولوی شیر علی صاحب کے عجز و انکسار کے بھی بہت سے واقعات ہیں۔حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال بیان فرماتے ہیں:

حضرت مولوی شیر علی صاحب کو حضرت مسیح موعود سے عاشقانہ محبت تھی۔جب دوسرے گرایجوایٹ اور صاحب حیثیت لوگ حضور کی آمد پر بیٹھے رہتے حضرت مولوی صاحب کا یہ معمول تھا کہ آپ ادنیٰ سے ادنیٰ خدمت کا موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔چنانچہ میں نے خاص طور پر اس بات کو نوٹ کیا ہے کہ جب حضرت اقدس بیت الذکر میں تشریف لاتے تو حضرت مولوی صاحب اس عشق و محبت سے معمور دل کے ساتھ آگے بڑھ کر حضور کا جوتا اٹھا لیتے اور نماز سے فراغت کے بعد جب حضور رخصت ہونے لگتے تو حضور کو جوتا پہنانے میں ایک سرور کی کیفیت محسوس کرتے۔

(سیرت شیر علی صفحہ 294 بحوالہ الفضل 29 مارچ 2003ء)

❀❀❀❀

آپ ہی کے بارہ میں ایک اور روایت ہے جو حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود باغ میں کسی تقریب پر تشریف لے گئے۔غالباً جمعہ یا عید کا موقعہ تھا۔حضور کی گرگابی باہر پڑی تھی۔تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب تشریف لائے۔آپ عموماً اخیر میں آکر جوتوں کے پاس ہی بیٹھا کرتے تھے۔چنانچہ آپ وہیں بیٹھے جہاں آپ کی گرگابی پڑی تھی۔جلدی سے آپ نے اپنا عمامہ اتارا جو دودھ کی طرح سفید تھا اور نہایت محبت سے اس کے پلّو سے حضور کے جوتوں کی گرد صاف کرنے لگے۔صاف کرنے کا انداز بتا رہا تھا کہ آپ انتہائی ذوق وشوق اور محبت کے بھرپور جذبہ سے اس کام کو انجام دے رہے ہیں۔

(سیرت شیر علی صفحہ 155 بحوالہ الفضل 7۔اکتوبر 2000ء صفحہ 4)

❀❀❀❀

حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب جو دنیوی اعتبار سے بلندیوں کے عروج پر پہنچے اس مضمون کو خوب سمجھتے تھے کہ ع

تقویٰ کی جڑ خدا کے لئے خاکساری ہے

آپ کی زندگی کا یہ واقعہ بھی بڑا دلچسپ اور ایمان افروز ہے جو محترم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب نے محترم ثاقب زیروی صاحب سے سنا اور بعد میں اسے الفضل میں چھپوایا۔لکھتے ہیں:

ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے مکرم ثاقب صاحب کو یورپ کے مختلف ممالک اور شہروں کی سیر کروانے کا ارشاد فرمایا۔مقصد غالباً دو تھے یعنی ان ممالک کی جماعتوں سے رابطہ۔نیز علمی،ادبی پروگرام ترتیب دے کر غیر از جماعت دوستوں سے رابطہ۔بہرحال حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے جو ان دنوں عالمی عدالت انصاف کے صدر تھے حضرت خلیفۃ المسیح کے مہمان کی خاطر ایک ماہ کی چھٹی لے لی۔ حضرت چوہدری صاحب کی سادگی اور انکساری کا یہ حال تھا کہ جس ہوٹل میں کمرہ بک کرواتے اس میں اپنے لئے چھوٹا کمرہ (عموماً بغیر اٹیچڈ باتھ روم کے) رکھتے اور مکرم ثاقب صاحب کے لئے بہتر کمرہ (بمعہ باتھ روم) بک کرواتے۔

محترم ثاقب صاحب نے بتایا کہ ایک صبح میں اپنے ہوٹل کے کمرے میں بیدار ہوا۔بیڈ سے اٹھ کر پہلا کام پاؤں میں جوتی پہننا ہوتا ہے۔سو میں نے نیچے دیکھا تو جوتی غائب۔اب میں کیا پہنوں؟ میرے پاس تو دوسری جوتی بھی نہیں۔میں یہی سوچ رہا تھا تو میرے کمرے کا دروازہ کھلا۔ حضرت چوہدری صاحب اندر تشریف لائے۔ ہاتھ میں میری جوتی پکڑے ہوئے۔فرمانے لگے میں نے سوچا تمہاری جوتی پالش کروا دوں اس لیے میں لے گیا اور اب پالش کروا لایا ہوں۔ثاقب صاحب فرمانے لگے۔میں ہکا بکا رہ گیا اور شرمندہ بھی۔عالمی عدالت کے جج میرے سامنے کھڑے تھے اور کس حالت میں؟

ایک عام سے آدمی کی جوتی ہاتھ میں اٹھائے ہوئے۔یہ کام ملازم بھی کر سکتا تھا مگر نہیں۔مہمان کی عزت افزائی اسی میں ہے کہ خود خدمت کی جائے۔اور جو کام اپنے ذمہ لیا وہ کتنا مشکل بلکہ بظاہر کتنا حقیر۔مگر وہ جو مہمان کی قدر کرنا جانتے ہوں اور پھر انہیں یہ بھی خیال ہو کہ خلیفہ وقت کے مہمان ہیں تو وہ ایسے ادنیٰ کام کو بھی باعث عزت سمجھتے ہیں۔

(ملخص از۔روزنامہ الفضل ربوہ۔31 اگست 2002ء)

پس عاجزی اور انکساری کی یہ وہ تعلیم ہے جو حضرت مسیح موعود اور آپ کے عشاق نے اپنے عمل سے ہمیں سکھائی۔اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس خلق کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضا اور قرب نصیب فرمائے۔آمین

بقیہ صفحہ 6

ہوئیں۔ہم بھی ساتھ تھے۔حضرت آپا جان نے ہم کو اندر بلا لیا۔اور حضور کی خدمت اقدس میں بیٹھنے کا موقع عطا فرمایا اور ہم پر ایک احسان کیا کہ ہم بہن بھائیوں کو حضور کی ٹانگیں دبانے کی اجازت دی۔حضور اس وقت بستر پر لیٹے ہوئے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری پیاری امی جان مرحومہ اور میرے پیارے ابو جان شمس الحق خان صاحب مرحوم نے ایک مثالی جوڑے کے طور پر زندگی بسر کی۔میرے ابو جان مرحوم ایک شریف النفس، صلح جو اور نرم مزاج کے انسان تھے اور دل کے صاف انسان تھے۔

امی جان چندے دینے میں بہت باقاعدہ تھیں۔موصیہ تھیں۔ 1/8 کی وصیت تھی حصہ جائیداد ادا کرنے کی بہت فکر رہتی۔اپنا تمام زیور وغیرہ حصہ جائیداد اور دوسرے ضروری چندوں کی ادائیگی میں استعمال کیا۔

رمضان کے روزے باقاعدہ اہتمام سے رکھتیں اور مستحق لوگوں کے روزے رکھوانے اور افطاری کروانے کا انتظام کرتیں۔تقریباً ہر سال کوئٹہ میں اعتکاف بیٹھا کرتیں۔لاہور آنے کے بعد بھی چند دفعہ بیت مبارک ربوہ میں اعتکاف بیٹھنے کا موقع ملا۔اس کے علاوہ نفلی روزے بھی رکھا کرتیں۔

امی جان نے زندگی میں بعض قریبی عزیزوں کی وفات کا غم دیکھا اور بڑے حوصلے،صبر اور دعاؤں سے برداشت کیا۔کم عمر تھیں کہ ماں کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔اپنے چھوٹے دو بھائیوں کو سنبھالا اس کے بعد ہمارے پیارے ابو جان کی وفات 27 مارچ 2003ء کو ہوئی۔اور اس کے بعد ایک عظیم صدمہ اپنے ہونہار تابعدار اور جواں سال بیٹے ڈاکٹر مبین الحق خان صاحب کی وفات کا 2006ء میں دیکھا۔یہ صدمہ گہرا تھا۔لیکن اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہیں۔کوئی آہ و بکا اور بے صبری کا کلمہ بھی منہ سے نہ نکلا۔

وفات سے چند گھنٹے قبل جو الفاظ ان کے منہ سے نکلے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

''اللہ میرے پیارے اللہ''

اس طرح ہماری پیاری امی جان 8/اپریل 2012ء کو بعد دوپہر ایک بجے کے قریب اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہوگئیں۔

امی جان مرحومہ کی اولاد کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ڈاکٹر مبین الحق خان صاحب مرحوم۔

2۔طلعت محمود اہلیہ محمود احمد ملک صاحب لندن۔

3۔قمر الحق خان صاحب لاہور۔

4۔فرحت نعیم صاحبہ اہلیہ نعیم احمد خان صاحب کراچی۔

5۔سلیم الحق خان صاحب لندن۔

6۔نگہت طارق صاحبہ اہلیہ طارق احمد سعید صاحب کینیڈا۔

7۔نزہت ظفر صاحبہ اہلیہ ظفر احمد طاہر صاحب کینیڈا

8۔مظہر الحق خان صاحب انجینئر واقف زندگی طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ۔

امی جان مرحومہ نے مندرجہ بالا اولاد کے علاوہ 26 پوتے، نواسے،پوتیاں اور نواسیاں اور 10 پڑنواسے اور پڑپوتی اور پڑنواسی یادگار چھوڑے ہیں۔

ط۔محمود

میری امی جان۔مکرمہ امۃ الحفیظ خانم صاحبہ

میری امی جان محترمہ امۃ الحفیظ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم شمس الحق خان صاحب مرحوم 8/اپریل 2012ء کو دوپہر ایک بجے کے قریب لندن میں وفات پاگئیں۔

امی جان یکم ستمبر 1931ء کو ڈلہوزی میں پیدا ہوئیں۔ اس طرح وفات کے وقت ان کی عمر ساڑھے 80 سال تھی۔ان کا جنازہ پاکستان لے جایا گیا اور موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ ربوہ میں 15/اپریل 2012ء کو تدفین عمل میں آئی۔

آپ کو خلافت سے والہانہ پیار تھا۔ماہِ اگست 2011ء میں انگلستان آئیں۔اُن کا کیس بھی پاس ہو گیا۔لیکن خدا تعالیٰ کی تقدیر کچھ اور تھی۔انگلستان آنے کے ساڑھے سات ماہ بعد ہی آپ کی وفات ہوگئی۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الفتوح لندن میں 13/اپریل 2012ء کو نمازِ جمعہ کے بعد اُن کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور خطبہ جمعہ میں اُن کا تفصیلی ذکر خیر فرمایا اور اُن کے لئے اوران کی اولاد اور نسلوں کے لئے دُعا کی۔

ہماری امی جان مرحومہ دین کی بہت خدمت کرتی تھیں 20 سال سے زائد عرصہ کوئٹہ میں صدر لجنہ رہیں۔اس سے قبل اپنی شادی کے بعد سے سیکرٹری لجنہ کے طور پر خدمت سرانجام دی۔اپنی ذمہ داریاں بڑی محنت اور تندہی سے انجام دیتی تھیں۔جو کام تفویض ہوا۔اُسے بڑی ذمہ داری، محنت اور دعاؤں سے سرانجام دیا۔لجنات کو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی تلقین کرتیں اُس پر خود بھی عمل پیرا تھیں۔پردہ کی خود بھی پابند تھیں۔اور لجنہ کو بھی اس کی نصیحت کرتی تھیں۔گھر کا کام بچیوں کے سپرد کر کے خود لجنہ کے دوروں کے لئے کوئٹہ کے مختلف حلقوں میں جاتی تھیں۔

1992ء میں ابو جان مرحوم کی لاہور ٹرانسفر ہونے پر لاہور آئیں۔اور یہاں بھی جس جس حلقہ میں رہیں لجنہ کے کام کرتی رہیں۔صدر حلقہ کے طور پر بھی خدمات سرانجام دیں۔لجنہ کے اجلاسات میں بڑے شوق اور محبت سے حصہ لیتیں اور دعوت الی اللہ اور تربیت کے فرائض سرانجام دیتیں۔

امی جان جب کوئی سات ماہ قبل لندن آئیں تو انگلش بولنے کی کوشش کرتیں اور اپنے نواسے، نواسیوں اور پوتی، پوتوں کو کہتیں کہ میرے ساتھ انگریزی میں بات کرو۔وہ کہتیں کہ میں انگریزی اس لیے سیکھنا چاہتی ہوں تا کہ انگریزوں میں گھر گھر جا کر دعوت الی اللہ کروں۔اُنہیں حضرت مسیح موعود کا کشف یاد تھا۔جس میں بتایا گیا کہ حضور سفید پرندوں کو پکڑ رہے ہیں۔امی جان حضرت مسیح موعود کی دعا میں دُہراتیں کہ جیسے ان کے چہرے سفید ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کے دل بھی سفید کرے۔ ہمارے پوچھنے پر کہ آپ اتنی اچھی اور صاف انگلش کیسے بولتی ہیں۔کہتی تھیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ سکھاتا ہے۔کچھ دماغ میں سوچتیں اور پھر دعوت الی اللہ شروع کر دیتیں۔ہسپتال میں عملہ کو کہتیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور پھر اس کا انگریزی ترجمہ کر کے بتائیں۔

This means peace and blessing of Allah be upon you.

یہ سن کر ہسپتال کی نرسیں اور ڈاکٹرز بہت خوش ہوتے۔

میری امی جان بہت خوبیوں کی مالک تھیں اُن کے کردار کی ایک اہم ترین صفت عبادت تھی۔ان کی پیدائش سے پہلے ہماری نانی جان مرحومہ کے بہت سے بچے پیدا ہوئے۔جو کم سنی میں فوت ہو گئے۔میری امی جان کی پیدائش سے قبل میری نانی جان مرحومہ نے جو خود بھی بہت نیک اور دعا گو تھیں۔انہیں بچے کے لیے دعا کرتے ہوئے خواب میں ایک بچہ دکھا یا گیا۔جس کے تن پر کپڑے نہیں تھے اور وہ بچہ مندرجہ ذیل آیت قرآنی پڑھ رہا تھا۔

ترجمہ : اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔

امی جان اس آیت قرآنی کے مصداق عبادت میں بہت شغف رکھتی تھیں۔نماز بروقت پڑھنے کی پابند تھیں۔گھر میں کوئی تقریب ہو یا کہیں جانا ہو یا کوئی بھی مہمان کسی بھی حیثیت یا تعلق کا آیا ہو۔ یہ باتیں ان کے نماز بروقت ادا کرنے کے راستے میں حائل نہ ہوتی تھیں۔آرام سے محفل سے اُٹھ جاتیں اور نماز ادا کر آتیں۔ جس حد تک ہو سکتا نماز باجماعت کا اہتمام کرتیں اور گھر میں کسی کو امامت کا کہہ دیتیں۔نمازِ جمعہ کا شغف رکھتی تھیں۔کوئٹہ میں تو بیت الذکر ہمارے گھر کے بالکل قریب تھی۔وہیں نماز پڑھتیں۔ نمازِ جمعہ سے پہلے بیت الذکر پہنچ جاتیں اور صفیں وغیرہ بچھانے کا کام سرانجام دیتیں۔باقاعدہ تہجد گذار تھیں۔نوافل بہت پڑھتی تھیں۔اس میں باقاعدگی تھی تسلسل تھا۔ اس سے تھکتی نہ تھیں۔ بیماری میں بھی کوشش ہوتی کہ مکمل صحیح طور پر وضو کر کے نماز ادا کریں اور جس حد تک ہوسکتا کھڑے ہو کر نماز ادا کرتیں۔اپنے عزیزوں، بچوں سب کو نماز کی اہمیت بتاتیں۔اور نماز باقاعدگی سے ادا کرنے کی تلقین و نصیحت کرتیں۔

امی جان بہت دعا گو تھیں۔قرآنی دعائیں، مسنون دعائیں اور حضرت مسیح موعود کی بہت سی دعائیں ازبر تھیں۔اور باقاعدہ ان دعاؤں کے ذریعہ اپنے رب سے تعلق قائم تھا۔اور گریہ وزاری کرتی تھیں۔دعاؤں کی کتاب ہر وقت ان کے پاس موجود رہتی بچوں کو یہ دعائیں یاد کراتیں اور موقع کے مطابق پڑھنے کی تلقین کرتیں۔

امی جان مرحومہ کو قرآن کریم سے عشق تھا۔کئی سپارے اور کئی سورتیں حفظ تھیں۔قرآن کریم باترجمہ جانتی تھیں۔بہت سا وقت تلاوت قرآن کریم میں صرف کرتی تھیں۔تفسیر صغیر ان کے پاس ہر وقت موجود رہتی۔تفسیر کا مطالعہ کرتی رہتی تھیں۔انہیں قرآن کریم کی تعلیم دینے کا بھی بہت شوق تھا۔اپنے بچوں کے علاوہ اور بھی کئی بچوں کو قرآن کریم پڑھاتیں۔جہاں ممکن ہوتا وہ غیر از جماعت بچوں اور بچیوں کو بھی قرآن کریم سکھاتیں۔

امی جان ہر کسی کی خیر خواہ اور ہمدرد تھیں۔ہر کسی کو اچھا اور نیک مشورہ دیتیں۔ہر ایک کے لیے بھلائی کی دعا کرتیں۔ضرورت مند بچوں اور بچیوں کو رشتوں کے سلسلہ میں اچھے مشورے دیتیں اور ان کے لیے دعائیں کرتیں اور بہت سی بچیوں کے رشتوں کے لئے 100،100 نفل ادا کرتیں۔امی جان کا دل بہت صاف تھا۔کسی کے خلاف کینہ یا غصہ دل میں نہیں رکھتی تھیں۔اگر کوئی رنجش ہوتی تو بلاتکلف اظہار کر کے گلہ شکوہ دور کرنے کی کوشش کرتیں۔بعض اوقات کسی دوسرے سے خواہ چھوٹا ہی ہو معافی تک مانگنے میں عار محسوس نہیں کرتی تھیں۔وہ تعلقات بنانے والی اور ان کو قائم رکھنے والی تھیں۔

غریب پرور تھیں۔صدقات کثرت سے دیتی تھیں۔ذرہ پریشانی محسوس کرتیں تو ربوہ میں بکرا صدقہ کرنے کا کہہ دیتیں۔کوئٹہ میں مجھے بچپن سے یاد ہے کہ انہوں نے یہ طریق بنا رکھا تھا۔کہ بہت سے فقیر عورتوں اور بچوں کے لئے گھر میں ناشتے کا انتظام کرتیں۔ہمارا وسیع صحن عورتوں اور بچوں سے بھرا ہوتا تھا اور ان کے لئے چائے اور تندور کی روٹی سے ناشتہ بناتیں اور بہت عزت اور محبت سے سب کو یہ ناشتہ پیش کرتیں اور اس میں بہت خوشی محسوس کرتیں، وہ سماں دیکھنے کے قابل ہوتا تھا۔کسی ضرورت مند کو خالی ہاتھ نہ جانے دیتیں۔

ہماری امی جان جانوروں اور پرندوں سے بھی پیار کرتیں جب خود کھانا کھاتیں تو روٹی میں سے چند لقمے نکال کر ان کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرتیں اور وہ اوپر چھت پر یا کسی کھلی جگہ پر ڈلوا دیتیں تا کہ پرندے کھا سکیں۔امی جان بہت مہمان نواز تھیں۔ہمارے ابو جان کا دوستوں کا حلقہ بھی وسیع تھا۔جس میں احمدی اور غیر احمدی سب دوست شامل تھے۔اسی طرح ہماری پیاری امی جان کی ملنے جلنے والیوں کا حلقہ وسیع تھا۔اس لئے گھر میں مہمان نوازی رہتی تھی۔امی جان مرحومہ کو مرکز کے بزرگوں اور مربیان کا بہت خیال ہوتا تھا۔انہیں گھر پر ٹھہرایا جاتا اور حسبِ موقع ان کے آرام کا خیال رکھا جاتا۔

امی جان مرحومہ کو اولاد کی تربیت کا بہت فکر رہتا تھا۔اور اس کے لئے وہ ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار رہتیں اور دعائیں کرتی تھیں۔مرکز سلسلہ ربوہ سے بھی بہت پیار تھا۔کوئٹہ سے ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع پر ہمارے خاندان کے تمام افراد ٹرین کے ذریعہ ربوہ آتے۔

پیاری امی جان کی دین سے محبت اور تربیت اولاد کی فکرمندی ہی تھی کہ انہوں نے ہمارے ابو جان مکرم شمس الحق خان صاحب (مرحوم) کے مشورہ سے 1974ء میں کوئٹہ سے ربوہ ہجرت اختیار کی ہمارے ابو جان مرحوم تو روزنامہ ’’ڈان‘‘ میں ملازمت کی وجہ سے کوئٹہ میں ہی رہے۔اور ہماری پیاری امی جان ہم سب بہن بھائیوں کو لے کر ربوہ آگئیں۔یہ فیصلہ آسان نہیں تھا۔لیکن دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی تڑپ کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے ابو جان کی اجازت سے یہ فیصلہ کیا۔

ربوہ میں ہمارے بڑے بھائی جان مکرم ڈاکٹر مبین الحق خان صاحب تعلیم الاسلام کالج میں داخل ہوئے۔میرے دوسرے بھائی مکرم قمر الحق خان صاحب کو امی جان نے حفظ قرآن کلاس میں داخل کرایا۔اب ہم چھوٹے بہن بھائیوں کے سکول میں داخلے کا مسئلہ تھا۔ امی جان بہت پریشان تھیں۔وہ حضرت چھوٹی آپا جان کی خدمت میں دعا کی غرض سے حاضر ہوئیں اور داخلہ کی پریشانی کا تذکرہ کیا۔حضرت چھوٹی آپا جان نے فرمایا کہ جس غرض اور جذبہ کے تحت آپ ہجرت کر کے کوئٹہ سے ربوہ آئی ہیں۔آپ واقفین کے زمرہ میں میں آتے ہیں۔اس لئے ہم چار بہن بھائیوں کا داخلہ جونیئر ماڈل سکول ربوہ میں ہو گیا۔یہ سکول حضرت چھوٹی آپا جان کے گھر میں قائم تھا۔ ہمارا قیام ربوہ میں ایک سال تک رہا۔ میں نے میٹرک کا امتحان اسی سکول سے پاس کیا۔گو ہمارا قیام ربوہ میں تو ایک سال ہی رہا۔لیکن ربوہ کی پاک روحانی فضا نے ہم پر الحمدللہ بہت گہرا اثر کیا۔خواتین مبارکہ اور دیگر بزرگ خواتین کی زیارت اوران کے قرب کا کچھ موقع ملا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بیمار تھے۔ہماری امی جان چھوٹی آپا جان کی خدمت میں حاضر

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

طلباء متوجہ ہوں

(نصرت جہاں اکیڈمی بوائز ہائی سکول ربوہ)

۞ نصرت جہاں اکیڈمی بوائز ہائی سکول ربوہ کے طلباء اپنا تعطیلات کا کام مورخہ 3 تا 8۔اگست 2013ء تک دفتری اوقات میں سکول کے دفتر میں جمع کروادیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی بوائز ہائی سکول ربوہ)

وضاحت

۞ روزنامہ الفضل 18 جون 2013ء کے صفحہ 12 پر ہفت روزہ انٹرنیشنل کے اجراء کے بارے میں مکرم افتخار احمد انور صاحب کا مضمون شائع ہوا ہے۔اس بارے میں یہ وضاحت مقصود ہے کہ اس مضمون کا بیشتر حصہ مکرم رشید احمد چودھری صاحب کے مضمون مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 6 فروری 2004ء سے لیا گیا ہے۔موجودہ مضمون میں اس کا تذکرہ نہیں کیا گیا۔مضمون نگار اس پر معذرت خواہ ہے۔

ملازمت کے مواقع

۞ پاکستان نیوی نے بطور سیلر رجسٹریشن کا اجراء شروع کر دیا ہے۔ایسے احباب جو پاکستان نیوی جوائن کرنا چاہتے ہوں اور میٹرک پاس کر چکے ہوں (عمر کی حد 20 سال) آن لائن رجسٹریشن کیلئے پاکستان نیوی کی ویب سائٹ کا وزٹ کریں۔

www.joinpaknavy.gov.pk

۞ آئی سی آئی پاکستان لمیٹڈ کو پلانٹ آپریٹر کی ضرورت ہے۔ایسے احباب جنہوں نے F.Sc Dae کیا ہو یا میٹرک کے بعد کسی پیٹروکیمیکل انڈسٹری سے اپرنٹس شپ کی ہو اور عمر 30 سال تک ہو، درخواست دینے کے اہل ہیں۔ درخواست بھیجنے کی آخری تاریخ 31 جولائی 2013ء تک ہے۔

۞ ٹریٹ گروپ آف کمپنیز کو جنرل فٹر ٹریڈ اور انجکشن مولڈنگ ٹریڈ میں اپرنٹس شپ کرنے کے خواہشمند افراد سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواست دینے کی آخری تاریخ 31 جولائی 2013ء ہے۔

۞ نیشنل ٹیسٹنگ سروس پاکستان NTD کا اعلان کر رہا ہے۔NTD قومی سطح پر تدریسی فیکلٹی کے انتخاب کا معیاری ٹیسٹ ہے۔ درخواست دینے کی آخری تاریخ 12۔اگست 2013ء ہے۔درخواست دینے کا طریقہ کار اور فارمز ڈاؤن لوڈ کرنے کے لئے وزٹ کریں۔

www.nts.org.pk

۞ اسلام میڈیکل کالج سیالکوٹ کو MBA/MPA (HR) پاس تین سے پانچ سالہ تجربہ کار ایچ آر مینیجر کی ضرورت ہے۔

۞ KASHF مائیکروفنانس بینک کو سیونگ آفیسر، ریلیشن شپ مینیجر اور سینئر ریلیشن شپ مینیجر کی ضرورت ہے۔

۞ طارق گلاس انڈسٹریز لمیٹڈ کو لاہور اور فیصل آباد کیلئے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ، اسسٹنٹ سیلز مینیجر، گرافک ڈیزائنر، سیلز ایگزیکٹو، اکاؤنٹس آفیسر، کیشیئر اور پرسنل اسسٹنٹ کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 21 جولائی 2013ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

اعلان داخلہ

۞ یونیورسٹی آف پنجاب، لاہور نے سال 2013ء کیلئے ریگولر برائے بی ایس، ایم اے ایم ایس سی کے داخلہ جات کیلئے اینٹری ٹیسٹ کا اعلان کر دیا ہے۔ اینٹری ٹیسٹ کیلئے فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 5۔اگست 2013ء ہے۔علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد میں داخلہ جات برائے میٹرک تا ایم اے و بی ایڈ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ جات مورخہ 16۔اگست 2013ء تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

۞ مکرم مستنصر احمد صاحب آف کراچی تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 17 جون 2013ء کو خاکسار کی نانی جان محترمہ انیسہ رشید صاحبہ مارٹن روڈ کراچی بعمر 70 سال وفات پاگئیں۔مرحومہ کی تدفین کراچی کے احمدیہ قبرستان باغ احمد میں ہوئی۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے نیک، تقویٰ شعار، صوم وصلوٰۃ کی پابند، ہر ایک سے خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آنے والی تھیں نیز خلافت سے گہری محبت رکھنے والی تھیں۔ مرحومہ مکرم فتح محمد شرما صاحب کی صاحبزادی اور مکرم نصیر احمد صاحب صدر حلقہ گلزار ہجری کراچی کی خوشدامن تھیں۔ تمام احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور درجات کی بلندی کیلئے نیز ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

شکریہ احباب

۞ مکرم عابد انور خادم صاحب لندن تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ مکرمہ منیرہ ملک صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمد انور صاحب صدر بازار کینٹ لاہور مورخہ 27 جون کو وفات پاگئی تھیں۔اس موقعہ پر کثیر احباب نے تمام دنیا سے ٹیلی فون، خطوط اور ای میل کے ذریعہ سے تعزیت کرتے ہوئے ہمارا غم کم کرنے کی کوشش کی ہے یہ سلسلہ اب تک جاری ہے فرداً فرداً تمام احباب کا شکریہ ادا کرنا بہت مشکل ہے۔خدا تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے نیک کاموں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تمام اولاد نے بے انتہا خدمت کی ہے خاص طور پر ہماری بھابھی مکرمہ فرحانہ خالد صاحبہ کو بہت توفیق ملی ہے والدہ کی خدمت کی خدا تعالیٰ سب کو جزاء دے۔ آمین

داخلہ ایف اے، ایف ایس سی

(گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

۞ گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں ایف اے، ایف ایس سی سال اول کیلئے آرٹس، پری انجینئرنگ، پری میڈیکل اور آئی سی ایس میں داخلے کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ داخلہ فارمز اور پراسپکٹس کے حصول کیلئے امیدواران کالج دفتر سے فوری رابطہ کریں۔ داخلہ فارمز کے ساتھ درج ذیل دستاویزات کا منسلک ہونا ضروری ہے۔

1۔میٹرک کی سند یا رزلٹ کارڈ کی دو مصدقہ نقول۔

2۔کیریکٹر سرٹیفکیٹ کی مصدقہ نقل (برائے ریگولر طالبات)

3۔میٹرک کے رجسٹریشن کارڈ کی مصدقہ نقول

4۔والد یا سرپرست کے شناختی کارڈ کی مصدقہ نقل

5۔فیصل آباد بورڈ کے علاوہ کسی بورڈ سے میٹرک کرنے کی صورت میں تبدیلی بورڈ کا اجازت نامہ (NOC)

6۔دو عدد تصاویر پاسپورٹ سائز

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

مد تعمیر بیوت الذکر

۞ حضرت مصلح موعود نے 1952ء میں مد بیوت الذکر ممالک بیرون تحریک جدید کو جاری فرمایا۔آپ اس کی اہمیت کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"میں نے اس سال شوریٰ کے موقع پر بیرونی ممالک میں (بیوت الذکر) کی تعمیر کے لئے چندہ کی تحریک کی تھی ...... یاد رکھو بیرونی ممالک میں جب تک ہم (بیوت الذکر) تعمیر نہ کریں گے۔وہاں پر (دعوت الی اللہ) کرنے میں ہمیں کامیابی نہیں ہوگی۔"

(خطاب فرمودہ 27 دسمبر 1952ء بر موقع جلسہ سالانہ)

پس اکناف عالم میں بیوت الذکر کی تعمیر ایک انتہائی اہم امر ہے۔احباب جماعت کو چاہئے کہ وہ اس مد میں زیادہ سے زیادہ چندہ دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اس مد کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"ہر سال جب بچے پاس ہوتے تھے تو عموماً اس خوشی کے موقع پر بچوں کو بڑوں کی طرف سے کوئی رقم ملتی تھی۔وہ اس میں سے اس مد میں ضرور چندے دیتے تھے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 11 نومبر 2005ء مطبوعہ روزنامہ الفضل 23 فروری 2006ء)

پس آج کل جب امتحانات کے نتائج نکل رہے ہیں تو والدین کو اپنے بچوں کی توجہ اس طرف کرانی چاہیے کہ وہ کچھ نہ کچھ اس مد میں چندہ دیں تاکہ اکناف عالم میں بیوت الذکر کی تعمیر کا سلسلہ تیز سے تیز تر ہو۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس اہم مد کی طرف بچوں کو مائل کرنے کے لئے ذیلی تنظیموں، جماعتی نظام اور والدین کو مکلّف فرمایا ہے۔ان سے درخواست ہے کہ وہ اسے ہمیشہ یاد رکھیں۔نیز مخلصین جماعت ہر خوشی کے موقع پر بیوت الذکر کی تعمیر میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کرتے رہیں۔عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مقامی طور پر ہر خوشی کے موقع پر متعلقہ گھرانوں کو چندہ بیوت الذکر بیرون کی موثر تحریک کرنے کا سلسلہ جاری رکھیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

26جولائی2013ء

6:00 am	درس القرآن 23جنوری1997ء
12:30 pm	راہ ہدیٰ
3:00 pm	درس القرآن 25جنوری1997ء
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:35 pm	خطبہ جمعہ 26جولائی2013ء

خبریں

جہاز کے پَروں پر ایرو بیٹک اسٹنٹس کا مظاہرہ

ایک امریکی خاتون نے ریاست اوکلوہاما کی فضائی بلندی میں اڑتے جہاز کے اوپر کھڑے ہوکر جان لیوا کرتب کا مظاہرہ پیش کیا۔ اوریو بیٹک ونگ والکرز کی ماہر 29سالہ ایشلے بیٹلز نے اوکلوہاما کے شہر کولن وائل میں سینکڑوں میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اُڑتے جہاز کی چھت اور پروں پر بنا کسی حفاظتی بیلٹ کے کھڑے ہوکر کرتب پیش کئے اور سب کو حیران کر دیا۔ ایشلے اب تک دنیا بھر میں ایسی 100سے زائد فلائٹس پر بلند ہواؤں میں خطرناک ایرو بیٹکس اسٹنٹ کا مظاہرہ پیش کرچکی ہیں۔ واضح رہے کہ ایشلے دوہرے پروں والے طیارے کے پروں پر 4 گھنٹے 2منٹ تک کھڑے رہ کر پرواز کر کے اپنا نام گینز ریکارڈ بکس میں بھی درج کرواچکی ہیں۔

(روزنامہ جنگ 10جولائی2013ء)

ربوہ میں سحر وافطار 26جولائی

انتہائے سحر	**3:45**
طلوع آفتاب	5:17
زوال آفتاب	12:15
وقت افطار	**7:12**

دیو ہیکل لیمپ سویڈن کا شہر Malmo سیاحوں کیلئے بے حد اہمیت کا حامل ہے اور اس کی وجہ یہاں کے Lilla Torg اسکوائر پر نصب بولتا ہوا دیو ہیکل لیمپ ہے۔ 5اعشاریہ 8میٹر لمبا یہ لیمپ اس سکوائر پر کئی سالوں سے موجود ہے جو نہ صرف مقامی افراد بلکہ سیاحوں کی دلچسپی کا باعث بھی بن گیا ہے۔ پورے سال اس لیمپ کو شہر کے مختلف مقامات کی زینت بنایا جاتا ہے۔

(روزنامہ جنگ 10جولائی2013ء)

سب سے بڑا اور بدبودار نایاب پھول

بیلجیئم کے نیشنل باٹونیکل گارڈن میں دنیا کا سب سے بڑا اور بدبودار پھول کھلا ہے جس نے عوام کی توجہ حاصل کر لی ہے۔ بیلجیئم کے دارالحکومت برسلز میں موجود باغ میں اس پھول نے تین دن قبل کھلنا شروع کیا اور بعدازاں پوری طرح کھلنے پر مقامی افراد کی توجہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ 8فٹ بڑا یہ پھول جس کی بو کیڑوں کو اپنی جانب متوجہ کرتی ہے۔ پودے کی اس قسم کی مجموعی عمر چالیس سال ہوتی ہے جس پر صرف ایک پھول ایک دن یا چند گھنٹوں کے لئے ہی کھلتا ہے۔ یہ پودا درحقیقت انڈونیشیا میں پایا جاتا ہے جس کے پھول کو دنیا کا سب سے بڑا پھول تصور کیا جاتا ہے۔

(روزنامہ جنگ 10جولائی2013ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
SAHARA FOR LIFE TRUST UNO CERTIFIED NGO
ربوہ میں پہلا مکمل کولیکشن سینٹر
سہارا ڈائیگناسٹک لیبارٹری کولیکشن سنٹر
کولیکشن سنٹر کا سٹاف آپ کی خدمت کے لئے ہمہ وقت مصروفِ عمل
100% معیاری رزلٹ
☆ اب اہلیان ربوہ کو خون پیشاب اور پیچیدہ بیماریوں، ہیپاٹائٹس، PCR، آپریشن سے نکلنے والی BIOPSY کے ٹیسٹ کروانے لاہور یا بیرون شہر جانے کی ضرورت نہیں۔ یہاں ٹیسٹ جمع کروائیں اور کمپیوٹرائزڈ بل حاصل کریں اور یہاں سے ہی آن لائن کمپیوٹرائزڈ رپورٹس حاصل کریں۔ ☆ روٹین ٹیسٹ روزانہ کی بنیاد پر کرواکے دئے جاتے ہیں۔ آج جمع کروائیں اگلے دن رپورٹ حاصل کریں۔
☆ تمام وزٹنگ کنسلٹینٹ کے تجویز کردہ ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔
☆ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ لیبارٹریز کے مقابلے میں ریٹ 40% تک کم۔ ☆ جماعتی کارکنان کیلئے 10% تک خصوصی رعایت۔
☆ EFU- آدم جی، اسٹیٹ لائف انشورنس رکھنے والے احباب کیلئے مزید خصوصی رعایت
☆ جو مریض لیبارٹری میں نہ آسکتے ہوں اُن کیلئے ایک فون کال پر گھر سے سیمپل لینے کی سہولت
اوقات کار صبح 8:00 بجے تا رات 10:00 بجے تک۔ بروز جمعہ وقفہ 12:30 تا 1:30 بجے دوپہر۔
Ph: 0476212999
Mob: 03336700829
03337700829
پتہ: نزد فیصل بنک گولبازار ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ
اٹھوال فیبرکس
اُف ایک بار پھر سیل 25% ڈسکاؤنٹ
الطاف احمد اٹھوال: 0333-7231544
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

αδσ
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
النور ڈیپارٹمنٹل سٹور
ماہانہ سامان پر FREE HOME DELIVERY
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: رانا احسان اللہ خاں
047-6215227, 0332-7057097

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

اوڑھ لو ہر لمحہ | اوڑھ لو ہر خوشی
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ
+92-47-6213312

FR-10

STUDY in GERMANY
www.ErfolgTeam.com in EXCLUSIVE affiliation with German Universities & Institutes offers you:
Sep 2013 Admissions Open

1. **Quick Package for Universities in Germany**
Start learning German language in Germany
Opportunities for Intermediate, Bachelors and Masters students in all fields
No need to learn German Language in Pakistan
FEE PAYABLE DIRECTLY TO THE SCHOOL IN GERMANY
(Starting installment 2000 Euros from Pakistan)
Time duration for the whole process/embassy appearance: around 2-3 Months

2. **Direct Package at FH Aachen University in Germany**
ENGINEERING AND BUSINESS PROGRAMS
From foundation year till Masters **ALL STUDY IN ENGLISH LANGUAGE**
Basic requirement **Matric/O-Level/First-Year/Intermediate**
NO BANK ACCOUNT NEEDED FOR VISA
First year + accommodation (17,000 Euros total) + **Bachelors & Masters is almost FREE** Fee just 85 Euros per Month
FEE PAYABLE DIRECTLY TO FH AACHEN UNIVERSITY GERMANY
For further details please visit our exclusive partner university's homepage:
http://www.fh-aachen.de/en/university/freshman/program/

3. **Comfort Package with ErfolgTeam**
The candidates who cannot afford the above mentioned packages may also apply in comfort package, in which you have to do language in Pakistan beforehand. In this way, save the language fee in Germany. ADMISSION ALSO POSSIBLE IN ENGLISH PROGRAM
- **Requirement: students with Intermediate, Bachelors or Masters background**
- **Language requirement: 3 to 6 months in Pakistan**

Consultancy +Admission + Embassy Documentation + Interview Preparation
Even after reaching Germany, pick up service from airport till University
Please contact your ErfolgTeam Consultants in Germany
Office Tel: +49 6150 8309820, Mob: +49 176 56433243, +49 1577 5635313
www.erfolgteam.com Email: info@erfolgteam.com Skype ID: erfolgteam